43772-کیا کام کی مشقت کے باعث روزہ چھوڑ دیا جائے ؟

سوال

کیا سخت کام کرنے والوں کے لیے رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، مثلا سٹیل ملز کے کارکنان یا اسی دوسرے دوسرے سخت قسم کے کام کرنے والے ؟

پسندیدہ جواب

بعض علماء کرام نے ان کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے، پھر یہ فتوی الشیخ عبد اللہ بن محمد بن حمید اور عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کا کہنا تھا :

"اصل میں رمضان المبارک کا روزہ رکھنا اور رات ہی روزے کی نیت کرنا سب مکلف مسلمانوں پر فرض ہے، صرف وہ لوگ روزہ نہیں رکھینگے جنہیں شریعت نے روزہ چھوڑنے کی اجازت دی ہے مثلا مریض اور مسافر اور ان جیسے دوسرے لوگ.

اور سخت قسم کے کام کرنے والے لوگ عمومی مکلفین میں شامل ہوتے ہیں، وہ بیماروں اور مسافروں کے معنی میں نہیں آتے، اس لیے ان کے لیے رات کے وقت ہی روزے کی نیت کرنا اور صبح روزہ رکھنا واجب ہے، ان میں سے جو شخص بھی دن کے دوران روزہ توڑنے پر مجبور ہو جائے تو اپنی مجبوری ختم کرنے کے لیے روزہ توڑ سکتا ہے، لیکن اسے باقی دن کا حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا ہوگا، اور مناسب وقت میں اس روزہ کی قضاء کرنا ہوگی.

لیکن جسے کوئی ضرورت نہ ہو تو اس کے لیے روزہ مکمل کرنا واجب ہے، کتاب و سنت کے شرعی دلائل تو اسی پر دلالت کرتے ہیں، اور سب مذاہب کے محققین کی کلام بھی اسی پر دلالت کرتی ہے.

مسلمانوں کے ذمہ داران کو چاہیے کہ جن کے پاس بھی مشکل کام کاج والے افراد ہوں تو رمضان المبارک آنے پر اگر ممکن ہو سکتے تو تو وہ انہیں ایسے کام کا مکلف نہ کریں جس کی بنا پر انہیں دن کو روزہ افطار کرنا پڑے، بلکہ وہ ان کی ڈیوٹی رات کے وقت لیں، یا پھر دن کے وقت کارکنان میں ڈیوٹی کو عدل و انصاف کے ساتھ تقسیم کر دیں، تا کہ روزہ اور کام دونوں میں موافقت پیدا ہو سکے.

جس فتوی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ انفرادی معاملہ ہے، جس میں انہوں نے اپنے اجتہاد کے ساتھ فتوی دیا ہے، جس میں وہ قابل تعریف اور مشکور ہیں، مگر ان سے وہ قیود و ضوابط بیان کرنے رہ گئے ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں، اور ہر مذہب کے محققین نے مقرر کیے ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعاء ہے کہ ہر ایک کو خیر و بھلائی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے" انتہی.

الشیخ عبد اللہ بن محمد بن حمید رحمہ اللہ، چیف جسٹس سپریم کورٹ اور رئیس نگران کمیٹی دینی امور مسجد حرام.

الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ رئیس عام ادارہ بحوث علمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ (245/14).

واللہ اعلم.